فصل نمبر 1

1- علم نحو کی تعریف:-

عِلمٌ باصولٍ یعرفُ بھا احوالُ اواخرِ الکلمِ الثلاثِ مِن حیثُ الاعرابِ والبناءِ۔ وکیفیتُ ترکیبِ بعضِھا مع بعضٍ۔

یہ ایسے اصول وضوابط کا علم ہے جس میں کلمہ کے آخر کے احوال اور ان کا اعراب اور ایک کلمہ کو دوسرے کلمے سے ملانے پر بحث کی جاتی ہے

2- علم نحو کی غرض کیا ہے؟

صیانۃُ الذھنِ عَنِ الخطاءِ اللفظیِّ فی کلامِ العرب

عربی زبان میں ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا۔

3- علم نحو کا موضوع:-

الکلمۃ والکلام

فصل نمبر 2

1- کلمہ کسے کہتے ہیں؟

لفظٌ وُضِعَ لمعنیً مفردٍ

وہ لفظ جسے مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

2- کلمہ کی کتنی اقسام ہیں؟

3 اقسام ہیں:-

۱- اسم ۲- فعل ۳- حرف

3- کلمہ کی وجہ حصر بتائیں؟

- اگر وہ بذات خود اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتا

تو وہ حرف ہے۔

اگر وہ بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے تو وہ فعل ہے۔

اگر وہ بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے تو وہ اسم ہے۔

۴- اسم کی تعریف:-

كلمةٌ تدلُّ على معنىً في نفسِها غيرَ مقترنٍ بأحدِ الأزمنةِ الثلاثةِ أعني الماضي والحال والمستقبل

ایسا کلمہ جو بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، استقبال) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔

جیسے:- رَجُلٌ، عِلْمٌ

5- اسم کی علامات:-

1- صحۃُ الاخبارِ عنہ:
اس کے بارے میں خبر دینا درست ہو (زیدٌ قائمٌ)

2- والاضافۃُ: اضافت ہو (غلامُ زیدٍ)

3- دخول لامِ التعریف: لام (ال) کا دخول (الرجل)

4- الجرُّ: جر ہونا (بزیدٍ)

5- التنوین: تنوین ہونا (زیدٌ)

6- التثنیۃ: تثنیہ ہونا (زیدان)

7- الجمع: جمع ہونا (زیدون)

DATE : ____________ DAY: ____________

۸- النَّعْتُ : صفت ہونا (بستانٌ جمیلٌ)

۹- التَّصْغِیْرُ : کمی / چھوٹے کے معنی پر (جند لشکر کی تصغیر (جُنَیْد) چھوٹا لشکر

۱۰- النِّدَاءُ : حرفِ ندا کا ہونا (یا رجلُ)

۶- اخبار عنہ کسے کہتے ہیں؟

(۱) کسی کے بارے میں خبر دینا

(۲) کسی پر حکم فاعل، مفعول یا مبتدا کی وجہ سے لگے گا۔

۷- اسم کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

اسم کا اپنی دونوں اقسام (فعل و حرف) پر اعلیٰ ہونے کی وجہ سے اسم
کہلاتا ہے لِسُمُوِّہٖ علیٰ قِسْمَیْہِ

۸- فعل کی تعریف بیان کریں:-

کَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلیٰ مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا دَلَالَةً مُقْتَرِنَةً
بِزَمَانٍ ذٰلِکَ الْمَعْنیٰ:-

ایسا کلمہ جو بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت کرے
اور تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہو۔

جیسے:- ضَرَبَ ، یَضْرِبُ ، اِضْرِبْ

۹- فعل کی علامات:-

۱- صِحَّةُ الْاِخْبَارِ بِهٖ لَاعَنْهُ:

(۱) اس کے ساتھ خبر دینا درست ہو نہ کہ اس کے بارے میں

2- دخولُ قد، سین، سوف : قد، سین، سوف کا دخول

3- والجزم : مجزوم ہونا۔

4- التصریفُ الی الماضی والمضارع : کلمہ کا ماضی و مضارع کی طرف پھرنا۔

5- کونُہٗ امرًا او نہیًا : امر یا نہی ہونا۔

6- اتصالُ الضمائرِ البارزۃِ المرفوعۃِ : ضمیر بارز مرفوع متصل ہو۔ ک ضَرَبْتُ

7- تاءُ التانیثِ الساکنۃِ : تائے تانیث ساکنہ ہو۔ ک ضَرَبَتْ

8- نونُ التاکیدِ : نون تاکید ہو (برابر ہے ثقیلہ ہو یا خفیفہ ہو)

10- اخبار بہٖ کسے کہتے ہیں ؟

ان یکونَ محکومًا بہٖ

اخبار بہ وہ ہے جس کے ساتھ حکم دیا گیا ہو۔ نہ کہ اس کے بارے میں۔

11- فعل کی وجہ تسمیہ ؟

باسمِ اصلِہٖ وھُوَ المصدرُ لِاَنَّ المصدرَ ھُوَ فعلُ الفاعلِ حقیقۃً

فعل کو فعل اس کے اصل کے نام کی وجہ سے کہتے ہیں اور اس کا اصل "مصدر" ہے۔ در حقیقت یہ فاعل کا فعل ہوتا ہے۔

12- حرف کی تعریف ؟

کلمۃٌ لا تدلُّ علی معنًی فی نفسِھا بل تدلُّ علی معنًی فی غیرِھا۔

وہ کلمہ جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ کسی دوسرے کے ساتھ مل کر معنی پر دلالت کرے

جیسے :-

مِنْ

فَاِنَّ مَعْنَاهَا الاِبْتِدَاءُ وَهِیَ لَا تَدُلُّ عَلَیْهِ اِلَّا بَعْدَ ذِکْرِ مَا مِنْهُ الاِبْتِدَاءُ

یہ اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت نہیں کرتا بلکہ کسی کے ساتھ مل کر دلالت کرتا ہے جو اسکی **ابتداء یا انتہاء** سے ہو۔

جیسے :- سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوفَةِ

13- علامات :-

اَنْ لَّا یَصِحَّ الاِخْبَارُ عَنْهُ وَلَا بِهِ وَاَنْ لَّا یَقْبَلَ عَلَامَاتِ الاَسْمَاءِ وَعَلَامَاتِ الاَفْعَالِ

1- اس کے ساتھ یا اسکے بارے میں خبر دینا درست نہیں۔

2- اس میں اسم کی علامات نہیں ہوتی۔

3- اس میں فعل کی علامات بھی نہیں ہوتی۔

14- حرف کے لیے کلام عرب میں فوائد :

1- الربطُ بین الاسمین :- دو اسماء کے درمیان رابطہ کراتا ہے۔

جیسے :- زید فی الدار

2- الربط بین الفعلین :- دو افعال کے درمیان رابطہ کراتا ہے۔

جیسے :- ارید ان تَضْرِبَ

3- الربط بین اسمٍ وفعلٍ :- اسم اور فعل کے درمیان رابطہ کراتا ہے

جیسے :- مَرَرْتُ بالخشبة

4- الربط بین الجملتین :- دو جملوں کے درمیان رابطہ کراتا ہے

جیسے :- ان جاءنی زید اکرمتہ

۱۵- حرف کی وجہ تسمیہ :-

لوقوعہ فی الکلامِ حرفًا

یہ کلام کے ایک طرف واقع ہوتا ہے اسی لیے اسے حرف کہتے ہیں

یعنی یہ مقصود بذاتہ نہیں بلکہ مقصود بذاتہ مبتدا و خبر ہے۔

فصل :- نمبر

۱- کلام کی تعریف :-

لفظٌ تضمّنَ کلمتینِ بالاسنادِ

ویسمّٰی جملۃً :-

ایسا کلمہ جو دو کلموں پر مشتمل ہو۔ اسے جملہ بھی کہتے ہیں۔

۲- اسناد کی تعریف :-

نسبۃُ احدی الکلمتینِ الی الاخریٰ

بحیثُ تُفیدُ المخاطَبَ :-

اسناد :- ایک کلمہ کی نسبت دوسرے کلمے کی طرف

کرنا۔ اس حیثیت سے کہ مخاطب کو مکمل فائدہ ہو

۳- فائدہ تامہ کی تعریف :-

یصحّ السکوتُ علیھا

جس پر سکوت درست ہو

یعنی بات مکمل سمجھ آجائے

DATE : ______ DAY: ______

4۔ جملہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں:۔

2 اقسام ہیں۔

i۔ جملہ اسمیہ ii۔ جملہ فعلیہ

5۔ جملہ اسمیہ کیا ہے؟

اَنَّ الکلامَ لا یَحْصِلُ اِل مِنْ اسمَیْنِ ۔

وہ کلام جو دو اسماء سے حاصل ہوتا ہے۔ **جیسے:۔** زیدٌ قائمٌ

6۔ جملہ فعلیہ کیا ہے؟

اَنَّ الکلامَ لا یحصلُ اِلَّا مِنْ فعلٍ و اسمٍ

وہ کلام جو فعل اور اسم سے حاصل ہوتا ہے۔ **جیسے:** قام زیدٌ

★ اعتراض:۔

بحث ہوئی کہ جملے میں یا دونوں اسم ہونگے یا ایک اسم اور ایک فعل ہوگا۔ مگر یہ قاعدہ ٹوٹ رہا ہے اس طرح کہ:۔

اگر اسم حرف ندا کے ساتھ ہو تو! جیسے یازید

جواب اعتراض:۔

حرف ندا جو کہ **"اُطْلُبُ"** اور **"اَدْعُوْ"** کے قائم مقام ہے اور یہ افعال ہیں۔ یعنی کہ حرف ندا **فعل ہی** کے قائم مقام ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ یہ قاعدہ نہیں ٹوٹا بلکہ بالکل درست ہے۔

کلمہ کی اقسام کی بحث

کلمہ کی 3 اقسام:-

i- اسم ii- فعل iii- حرف ہیں۔

* القسم الاول:- (اسم) کی بحث

1- اسم کی کتنی اقسام ہیں:-

2 اقسام ہیں۔

i- معرب ii- مبنی

فصل:-

1- اسم معرب کی تعریف:-

وهو كل اسمٍ رُكّب مع غيرِه ولا يُشبه مبنيَّ الاصلِ اعني الاسم الحاضرُ، الحرفُ، الماضي

وہ اسم جسکو اسکے علاوہ کے ساتھ جوڑا جائے اور یہ مبنی الاصل کے مشابہ نہیں ہوتے۔

یعنی کہ i- تمام حروف ii- امر حاضر معروف iii- فعل ماضی

اسم متمکن کسے کہتے ہیں۔

اسم معرب کو ہی اسم متمکن بھی کہتے ہیں

فصل:-

2- اسم معرب کا حکم؟

اَنْ يَّختلفَ آخرُهٗ باختلافِ العواملِ

اختلافاً لفظاً اور تقديراً

DATE : ____________ DAY: ____________

اسم معرب کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے چاہے وہ تقدیری طور پر ہو یا لفظی طور پر ہو۔

معرب لفظی کی **مثال:-** جاءَ زیدٌ ، رأیتُ زیدًا ، مررتُ بزیدٍ

معرب تقدیری کی **مثال:-** جاءَ موسیٰ ، رأیتُ موسیٰ ، مررتُ بموسیٰ

3- اعراب کی تعریف:-

ما بِہٖ یختلفُ آخرُ المعربِ، کالضمۃِ، والفتحۃِ والکسرۃِ، والالفِ، والواوِ والیاءِ

جس کے ساتھ معرب کے آخر میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ **جیسے** ضمہ، فتحہ، کسرہ، الف، واؤ، یاء۔

4- اسم کا اعراب کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

3 طرح کا ہوتا ہے

i- رفع ii- نصب iii- جر

5- عامل کی تعریف؟

ما بِہٖ رفعٌ او نصبٌ او جرٌّ

عامل وہ ہے جو رفع نصب اور دے

6- محل اعراب کی تعریف؟

من الاسم ھو الحرفُ الاخیر

اسم کے آخر حرف کو **محل اعراب** کہتے ہیں۔

جیسے: (جاءَ زیدٌ) میں زیدٌ **معرب رفع** **اعراب** ہے "د" **محل اعراب** ہے جاء **عامل** ہے اور زید **معمول** ہے

7- کلام اعراب میں کس کا اعراب لگایا جاتا ہے؟

اسم متمکن کا۔

فصل:-

اسم کے اعراب کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

اسم کے اعراب کی 9 اقسام ہیں۔

1- مفرد منصرف صحیح
2- جمع مونث سالم
3- غیر منصرف
4- اسمائے ستہ مکبرہ
5- تثنیہ (کلا، کلتا، اثنان، اثنتان)
6- جمع مذکر سالم (غیر مضاف الی الیاء)
7- اسم مقصور
8- اسم منقوص
9- جمع مذکر سالم (مضاف الی الیاء)

القسم الاوّل

مفرد منصرف صحیح:-

وھو عند النُّحاۃِ ما لا یکونُ فی آخرہٖ حرفٌ علۃٌ:-

جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو وہ مفرد منصرف صحیح ہے۔

اعراب کی حالتیں:-

حالت رفعی ضمہ سے : جاء زیدٌ
حالت نصبی فتحہ سے : رایت زیداً
حالت جری کسرہ سے : مررت بزیدٍ

جاری مجری صحیح / قائم مقام صحیح

"وھو ما یکونُ فی آخرِہٖ واوٌ او یاءٌ ما قبلھُمَا ساکنٌ"

جسکے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو۔

حالت رفعی ضمہ سے : جاء ظبیٌ

حالت نصبی فتحہ سے : رایت ظبیًا

حالت جری کسرہ سے : مررت بظبیٍ

جمع مکسر منصرف

حالت رفعی ضمہ سے : جاء رجالٌ

حالت نصبی فتحہ سے : رایت رجالًا

حالت جری کسرہ سے : مررت برِجالٍ

"القسم الثانی"

جمع مؤنث سالم

ان یکونَ الرفعُ بالضمۃِ والنصبُ والجرُّ

بالکسرۃِ

حالت رفعی ضمہ سے : جاء مسلماتٌ

حالت نصبی کسرہ سے : رایت مسلماتٍ

حالت جری کسرہ سے : مررت بمسلماتٍ

"القسم الثالث"

غیر منصرف

ان یکون الرفعُ بالضمۃِ والنصبُ والجرُّ بالفتحۃِ

حالت رفعی ضمہ سے : جاءَ عمرُ

حالت نصبی فتحہ سے : رأیتُ عمرَ

حالت جری فتحہ سے : مررتُ بعمرَ

"القسم الرابع"

اسمائے ستہ مکبرہ

ان یکونَ الرفعُ بالواوِ والنصبُ بالالفِ والجرُّ بالیاءِ
ومختصٌّ موحّدۃً مضافۃً الی غیرِ یاءِ المتکلم

وھی اخوکَ ، ابوکَ ، ھنوکِ ، حموکِ
فوکَ ، ذومالٍ

جو کہ یا کی طرف مضاف نہ ہو۔

اور وہ یہ ہیں۔ 1- اخوکَ: تیرا بھائی

2- ابوکَ: تیرا باپ 3- ھنوکِ: تیرا جیٹھ

4- حموکِ: تیرا دیور 5- فوکَ: تیرا منہ

6- ذومالٍ: صاحبِ مال

حالت رفعی واؤ سے : جاءَ ابوکَ

حالت نصبی الف سے : رأیتُ اباکَ

حالت جری یاء سے : مررتُ بابیکَ

"القسم الخامس"

کلا۔ کلتا۔ اثنان۔ اثنتان

ان یکونَ الرفعُ بالالفِ والجرُّ والنصبُ بالیاءِ المفتوحِ ما قبلَھا

حالت رفعی الف سے : جاء رجلان

حالت نصبی یا ما قبل مفتوح سے : رأیت رجلین

حالت جری یا ما قبل مفتوح سے : مررت برجلین

"القسم السادس"

جمع مذکر سالم (غیر مضاف الی الیاء)

ان یکونَ الرفعُ بالواوِ المضمومِ ما قبلَھا والنصبُ والجرُّ بالیاءِ المکسورِ ما قبلَھا

جیسے مسلمونَ، اُولُو، عشرون کی دہائیاں

حالت رفعی واؤ ما قبل مضموم : جاء مسلمون / اولو مال

حالت نصبی یا ما قبل مکسور : رأیتُ مسلمین / اولی مال

حالت جری یا ما قبل مکسور : مررت بمسلمین / اولی مال

*** نون تثنیہ اور نون جمع مذکر سالم کا اعراب بتائیں؟**

نون تثنیہ ہمیشہ مکسور ہوگا

جبکہ نون جمع مذکر سالم ہمیشہ مفتوح ہوگا۔

*** ان کا نون کس صورت میں گر جاتا ہے؟**

نون تثنیہ اور جمع مذکر سالم اضافت کی صورت میں گر جاتا ہے۔ جیسے: مسلمو المدینۃ

"القسم السابع"

(آخر میں الف مقصور جیسا القفٰی)

اسم مقصود :-

ان یکونَ الرفعُ بتقدیرِ الضمۃِ والنصبُ بتقدیرِ الفتحۃِ والجرُّ بتقدیرِ الکسرۃِ: وھو ما فی آخرہٖ الفُ مقصورۃٌ والمضافُ الی یاءِ المتکلم

غیر مضاف الی الیاء: جاءَ موسٰی

جاءَ غلامی

مضاف الی الیاء — غیر مضاف الی الیاء

حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ : جاء غلامی / جاء موسٰی

حالت نصبی فتحہ تقدیری کے ساتھ : رایت غلامی / رایت موسٰی

حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ : مررت بغلامی / مررت بموسٰی

ان کے آخر میں الف مقصور ہوتا ہے اور یہ یا متکلم کی طرف مضاف ہوتا ہے

"القسم الثامن"

اسم منقوص :-

ان یکونَ الرفعُ بتقدیرِ الضمۃِ والجرُّ بتقدیرِ الکسرۃِ والنصبُ بالفتحۃِ لفظًا وھو ما فی آخرہٖ یاءٌ ما قبلہا مکسورۃٌ

حالت رفعی ضمہ تقدیری سے : جاء القاضی

حالت نصبی فتحہ لفظی سے : رایت القاضی

حالت جری کسرہ تقدیری سے : مررت بالقاضی

اسکے آخر میں یا ما قبل مکسور ہوتا ہے

القسم التاسع

جمع مذکر سالم (مضاف الی الیاء المتکلم)

ان یکونَ الرفعُ بتقدیرِ الواوِ والنصبُ والجرُّ بالیاءِ لفظاً

حالت رفعی واو تقدیری سے : جاء مسلمیّ

حالت نصبی یا لفظی سے : رأیت مسلمیّ

حالت جری یا لفظی سے : مررت بمسلمیّ

* مسلمیّ کی تعلیل بیان کریں:-

(سید والا قاعدہ)

یہ اصل میں مُسْلِمُوْیَ تھا۔ اس میں واو ساکن یؔ سے بدلا۔ پھر یا کا یا میں ادغام کر دیا۔ تو یہ مُسْلِمُیَّ ہو گیا پھر میم کی ضمہ کو یا کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

فصل:-

۱۔ اسم معرب کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں:-

2 اقسام ہیں۔

i۔ منصرف ii۔ غیر منصرف

۲۔ منصرف کی تعریف کیا ہے؟

وھو ما لیس فیہ سببانِ او واحدٌ یقومُ مقامَھما من الاسبابِ التسعۃِ و یسمی اسمٌ متمکنٌ

وہ اسم معرب جس کے اندر دو سبب نہ ہوں یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو (9 اسباب میں سے)

جیسے:- زیدٌ

اسے اسم متمکن بھی کہتے ہیں۔

3- اس کا حکم کیا ہے؟

اَنْ یَدْخُلَهُ الحرکاتِ الثلاثِ

مَعَ تنوینٍ

اس پر تینوں حرکت تنوین کے ساتھ داخل ہوتی ہیں۔

جیسے:- جاءَ زیدٌ ، رایتُ زیدًا ، مررتُ بزیدٍ

4- غیر منصرف کی تعریف؟

وهو ما فیهِ سَبَبَانِ او واحدٌ منها یقومُ مقامهُمَا

وہ اسم معرب جس کے اندر دو سبب یا ایک سبب جو دو کے برابر ہو نہ پایا جائے۔

جیسے:- عُمَرُ، اَحمدُ، مساجدُ

5- اسبابِ تسعہ کون کونسے ہیں۔

یہ 9 ہیں اور وہ یہ ہیں،

1- عدل 2- وصف 3- تانیث

4- معرفہ 5- العجمہ 6- جمع

7- ترکیب 8- الف نون زائدہ 9- وزن فعل مختص

DATE: ______

1: العدلُ

DAY: ______

1- عدل کی تعریف:-

فھو تغییرُ اللفظِ مِنْ صیغتِہِ الاصلیّۃِ الی صیغۃٍ اُخرٰی تحقیقًا او تقدیرًا

عدل لفظ کا اپنے اصلی صیغہ سے کسی دوسرے صیغہ کی طرف تبدیل ہونا ہے۔ چاہے وہ تحقیقی طور پر ہو یا تقدیری طور پر ہو۔

2- عدل کس کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کس کے ساتھ جمع نہیں ہوتا؟

لا یجتمعُ معَ وزنِ الفعلِ اصلاً

1- عدل وزن فعل کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتا۔

ویجتمعُ مع العَلَمیّۃِ و مع الوصف

2- عدل علمیت کے ساتھ اور وصف کے ساتھ جمع ہوتا ہے

جیسے: عُمَرُ، زُفَرُ ۔ جیسے: ثُلٰثُ، مَثْلَثُ

Extra:-

- فُعال/مَفعَل 2 معنی دیتا ہے:- جیسے:- احد + احد = احاد 1,1
  = 1 + 1
- اگر لفظ فعال یا مفعل کے وزن پر ہو تو وہ عدل تحقیقی ہوگا۔

2: الوصف

1- وصف کس کے ساتھ جمع نہیں ہوتا:-

فلا یجتمعُ معَ العلمیّۃِ اصلاً

یہ علم کے ساتھ جمع نہیں ہوتا:

2- وصف کی شرط بیان کریں:-

ان یکونَ وصفًا فی اصل الوضع

اصل میں وہ لفظ وصف کے لیے ہی بنا ہو اگرچہ وہ کسی کا نام بھی مشہور ہو جائے۔

جیسے:- اسود، ارقم (غیر منصرف)
کالا چتکبرا

اگر وہ وصف کے لیے استعمال ہو مگر بطور وصف وضع نہ کیا گیا ہو تو وہ وصف نہ ہوگا۔

جیسے:- مررت بنسوۃ اربع (منصرف)

3:- التانیث

1- تانیث کی کتنی اور کون کونسی علامات ہیں؟

3 علامات ہیں:-

1- تانیث بالتاء
2- تانیث بالالف المقصورۃ
3- تانیث بالالف الممدودۃ

2- تانیث بالتاء کی شرط کیا ہے غیر منصرف ہونے کی!؟

وہ علم ہو۔ جیسے:- طلحۃ

3:- اگر وہ مونث معنوی ہو تو اس کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ یا مونث معنوی کو منصرف و غیر منصرف سب پڑھ سکتے ہیں؟

اگر مونث معنوی ہو تو اس میں 3 چیزیں پائی جائیں گی:-

1- وہ 3 حرفی ہو۔
2- وہ عجمی نہ ہو۔
3- اس کا درمیان والا ساکن ہو۔

جیسے:۔ ھِندٌ

اس کو منصرف و غیر منصرف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

4۔ مؤنث معنوی کو منصرف و غیر منصرف پڑھنے کی وجہ کیا ہے؟

1۔ اس کے خفیف ہونے کی وجہ سے اسکو منصرف پڑھیں گے

2۔ اس میں دو اسباب پائے جانے کی وجہ سے اسے غیر منصرف پڑھیں گے۔

5۔ دو اسباب:۔ (مؤنث معنوی کے)

1۔ تانیث

2۔ معرفہ

6۔ اگر وہ خفیف نہ ہو تو اسے کیسے پڑھیں گے؟

اگر وہ خفیف نہ ہو تو اسکا غیر منصرف پڑھنا واجب ہے

جیسے:۔ زینبُ، سقرَ، ماہَ، جورَ

4 7۔ الف مقصورہ اور الف ممدودہ:۔

اگر تانیث بالالف المقصورہ یا بالالف الممدودہ ہو تو اس کو ہر صورت میں غیر منصرف پڑھیں گے۔ کیونکہ ان میں دو اسباب پائے جاتے ہیں۔

دو اسباب:۔

1۔ تانیث

2۔ لزوم تانیث۔

4:۔ المعرفہ

1۔ معرفہ میں کس کا اعتبار ہوگا؟

معرفہ میں علم کا اعتبار ہوگا۔

2۔ یہ کس کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے؟

غیر وصف کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔

یعنی وصف کے علاوہ باقی اسباب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔

5:۔ العجمہ

1۔ عجمہ کی شرط کیا ہے؟

یہ عجمی علم ہو

اور 3 حروف سے زائد ہو

جیسے:۔ ابراہیم

اگر 3 حروف ہوں تو درمیان والا متحرک ہو۔

جیسے:۔ شتر

2۔ "لجام" اور "نوح" منصرف ہونگے یا غیر منصرف ہونگے؟ وجہ بھی بیان کریں:۔

لجام:۔

منصرف ہوگا کیونکہ یہ علم نہیں ہے

نوح:۔

منصرف ہوگا اسکے درمیان والا ساکن ہونے کی وجہ سے

6:- الجمع

جمع کی شرط کیا ہے؟

وہ صیغہ منتہی الجموع کے صیغہ پر ہو

وضاحت:-

① یعنی اس میں الف جمع کے بعد 2 حروف ہونگے

جیسے:- مساجد

② یا الف جمع کے بعد مشدد حرف ہو:-

جیسے:- دوابّ

③ یا الف جمع کے بعد 3 حروف ہوں اور ان میں درمیان والا ساکن ہو اور اسکا آخر میں گول (ۃ) نہ ہو یعنی وہ (ۃ) کو قبول نہ کرے جیسے:- مصابیح

"صیانۃ" اور "خزانۃ" منصرف ہیں یا غیر منصرف ہیں؟ وجہ بھی بیان کریں:-

یہ منصرف ہیں۔ کیونکہ یہ (ۃ) کو قبول کرتے ہیں

اور یہ دو اسباب کے قائم مقام ہے

منتہی الجموع کے دو اسباب:-

ⅰ جمع ⅱ لزوم جمع

جمع منتہی الجموع کسے کہتے ہیں؟

ایسی جمع جس کے بعد اس کی اور جمع نہ بن سکے۔ اسکی جمع تکسیر بنانا منع ہے کیونکہ یہ دو بار جمع بن چکا ہے

7:- الترکیب

ترکیب کی شرط کیا ہے؟

ترکیب کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو اور بغیر اضافت و اسناد کے بنا ہو۔

جیسے:۔ بعلبکّ ۔ معدیکرب

• "عبداللّٰہ" منصرف ہوگا یا غیر منصرف ہوگا؟ وجہ بھی بیان کریں؟

یہ منصرف ہے کیونکہ اس میں اضافت پائی جا رہی ہے

• "شاب قرنا ھا" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

یہ مبنی ہے۔ کیونکہ یہ جملہ ہے اور جملہ مبنی ہوتا ہے۔

8:- الف نون زائدہ

الف نون زائدتان اسم ہو تو اسکی شرط کیا ہے؟

اسم میں ان کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہوں

جیسے:۔ عمران ۔ الپاکستان

• "سعدان" منصرف ہے یا غیر منصرف ہے؟ وجہ بیان کریں:۔

سعدان منصرف ہے کیونکہ یہ ایک بوٹی کا نام ہے۔ جو کہ علم نہیں ہے

الف نون زائدتان صفت ہوں تو ان کی شرط کیا ہے؟

اگر یہ صفت ہوں تو ان کی شرط یہ ہے کہ اس کی مونث "فعلانۃ" کے وزن پر نہ ہو۔

جیسے: سکران (اس کی مونث سکری آتی ہے)

"ندمان" منصرف ہے یا غیر منصرف وجہ بیان کریں؟

یہ منصرف ہے کیونکہ اس کی مونث "ندمانۃ" بروزن "فعلانۃ" ہے۔

9:- وزن فعل

وزن فعل کی شرط کیا ہے؟ جب وہ فعل کے ساتھ خاص ہو۔

وہ اسم ہوگا یا فعل کو اسم سے نقل کیا جائے گا

جیسے: شَمَّرَ

جب وہ فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو وزن فعل کی شرط کیا ہے؟

اگر وزن فعل، فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو اسکے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف ہونا اور اسکے آخر میں (ۃ) نہ ہونا واجب ہے

جیسے: اَحْمَدُ، یَشْکُرُ، تَغْلِبُ، نَرْجِسُ

"یَعْمَلٌ" منصرف ہے یا غیر منصرف ہے؟ وجہ بیان کریں؟

منصرف ہے۔ کیونکہ یہ (ۃ) کو قبول کرتا ہے۔

جیسے: نَاقَۃٌ یَعْمَلَۃٌ

کتنے وجہ منع صرف میں عَلَمْ کا ہونا شرط ہے؟ کون کون سے ہیں؟

۵ میں

(i) مونث بالتاء میں (ii) مونث معنوی میں

(iii) عجمہ میں (iv) ترکیب

(v) وہ اسم جس میں الف نون زائدتان ہوں

کتنے اور کون کونسے وجہ منع صرف میں علم کا ہونا شرط نہیں ہے؟

(i) جمع جس کے ایک سبب ہو۔ (ii) وہ علم جو پھیرا گیا ہو۔

(iii) وزن فعل سے جب وہ علم نکرہ ہو

کس صورت میں غیر منصرف پر (الف لام) اور (کسرہ) آ سکتے ہیں؟

جب وہ مضاف ہو تو اس پر الف لام یا کسرہ آ سکتے ہیں۔

جیسے: بِاَحْمَدِکُمْ بِالْاَحْمَدِ

اسمائے مرفوعات کتنے اور کون کونسے ہیں؟

8 ہیں۔

(i) فاعل (ii) نائب الفاعل (iii) مبتدا

(iv) خبر (v) حروف مشبہ بالفعل کی خبر

(vi) لائے نفی جنس کی خبر (vii) افعال ناقصہ کا اسم

(viii) ما و لا مشابہ بلیس کا اسم

فاعل کی تعریف:-

ھُوَ اسمٌ قبلہٗ فعل او صفۃ اُسْنِدَ اِلَیْہِ عَلٰی معنی اَنَّہٗ قَامَ بہٖ لَا وَقَعَ علیہ:-

ہر وہ اسم جس سے پہلے فعل واقع ہو یا ایسی صفت واقع ہو جو اس کی طرف مسند ہو اس معنی کے اعتبار سے کہ یہ صفت اس اسم کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو۔

جیسے:- قَامَ زَیْدٌ

ہر ~~فاعل~~ فعل کے لیے کیا ضروری ہے؟

ہر فعل کے لیے فاعل ضروری ہے۔

فاعل کیسا ہونا چاہیے۔ کس کس صورت میں آ سکتا ہے؟

فاعل اسم ظاہر ہو اور مرفوع ہو۔ جیسے: ذَھَبَ زَیْدٌ

یا اسم ضمیر بارز ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا

یا اسم ضمیر مستتر ہو جیسے:- زَیْدٌ ضَرَبَ

اگر فعل متعدی ہو تو اسکے لیے کیا ضروری ہے؟

اگر فعل متعدی ہو تو اسکے لیے مفعول بہ بھی ہوگا

جیسے: ضَرَبَ زَیدٌ عَمرًا

اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کیسے آئے گا؟

اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی آئے گا۔

جیسے: ضَرَبَ زَیدٌ ۔ ضَرَبَ الزَّیدُوْنَ ۔ ضَرَبَ الزَّیدَانِ

اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کیسے آئے گا؟

اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل ضمیر کے مطابق آئے گا۔ یعنی ضمیر واحد ہو تو فعل واحد، ضمیر تثنیہ تو فعل تثنیہ، اور فعل جمع ہو تو ضمیر بھی جمع ہوگی

جیسے: زَیدٌ ضَرَبَ ۔ زَیدَانِ ضَرَبَا ۔ زَیدُوْنَ ضَرَبُوْا

مونث حقیقی کہا ہے؟

وَھُوَ مَا بِإِزَائِہٖ ذَکَرٌ مِنَ الحَیَوَانِ

جسکے مقابلے میں نر جاندار ہو اسے مونث حقیقی کہتے ہیں

جیسے: نِسَاءٌ

اگر فاعل مونث حقیقی ہو تو ــــــ؟ یا فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو

تو فعل مونث آئے گا۔ جیسے: قَامَتْ ہِندٌ

اگر فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو ــــــ؟

اگر فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل کو مذکر و مونث دونوں طرح لا سکتے ہیں

جیسے: ضَرَبَ الیَومَ ہِندٌ ، ضَرَبَتِ الیَومَ ہِندٌ

اگر فاعل مونث

جیسـ

اگر فعل کی نسـ

اگر فعـ

کس مـ

جـ

کا خـ

کس و

کسـ

جیـ

اگر فاعل مونث غیر حقیقی ہو تو فعل ـــ؟

تو فعل مذکر و مونث دونوں طرح آ سکتا ہے

جیسے: طلع الشمسُ ، طلعتِ الشمسُ

اگر فعل کی نسبت اسم ظاہر یا اسم ضمیر کی طرف ہو تو فعل ـــ؟

اس صورت میں فعل ہمیشہ مونث آئے گا۔

جیسے: الشمسُ طلعتْ

اگر فاعل جمع مکسر ہو تو فعل کس طرح ـــ؟

تو فعل مذکر و مونث دونوں طرح آ سکتے ہیں:

جیسے: قام الرّجالُ ، قامتِ الرّجالُ

کس صورت میں فاعل کو مفعول سے پہلے لانا واجب ہے؟

جب فاعل اور مفعول دونوں الف مکسور ہوں اور التباس کا خوف ہو۔

جیسے: ضربَ موسیٰ عیسیٰ

کس صورت میں مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جب الف مکسور ہونے کے باوجود التباس کا خوف نہ ہو۔

جیسے: اَکَلَ الکمثریٰ یحییٰ یا ضربَ عمراً زیدٌ

کس صورت میں فعل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جب قرینہ پایا جا رہا ہو۔

جیسے: مَنْ ضَرَبَ ؟ زیدٌ

کس نے مارا ؟ زید نے

کیا فعل اور فاعل دونوں کو ایک ساتھ بھی حذف کیا جا سکتا ہے؟

جی ہاں! فعل اور فاعل دونوں کو ایک ساتھ بھی حذف کیا جا سکتا ہے

جیسے:۔ اَقَامَ زَیدٌ؟ نَعَمْ

کیا زید کھڑا ہوا؟ جی ہاں

کس صورت میں فاعل حذف کر کے مفعول چھوڑ دیا جاتا ہے؟

جب فعل مجہول ہو تو فاعل کو حذف کر کے مفعول چھوڑ دیا جاتا ہے

جیسے:۔ ضُرِبَ زَیدٌ

محمد عمران

بن

محمد رمضان قادری

(درجہ ثانیہ)

"ھدایۃ النحو"

ماڈل جامعۃ المدینہ اشاعت الاسلام

ملتان